حجر و شجر کی سلامی

تصنیف لطیف

مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

سیرانی کُتب خانہ

ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور موبائل: 0321-6820890

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: **حجر وشجر کی سلامی**

ازقلم: شیخ التفسیر والحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری مدظلہ العالی

اشاعت اول: ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ بمطابق دسمبر 2009ء

کمپوزنگ: محمد اظہر عامر اویسی 0322-2560448

پروف ریڈنگ: محمد نوید مختار اویسی

صفحات: 16

قیمت: 12

سعادت اہتمام: جناب محمد اشرف اویسی صاحب، بسم اللہ فارمیسی نور محل روڈ بہاولپور

ناشر

سیرانی کتب خانہ

ماڈل ٹاؤن بی نزد سیرانی مسجد بہاولپور

زیر نگرانی: ادارہ تالیفات اویسیہ

0321-6820890 0300-6830592

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجر وشجر کی سلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ!

فقیر نے جب دیکھا کہ ہمارے دور میں اکثر کا یہ حال ہے کہ ضخیم کتاب کو دیکھنا گوارہ نہیں کرتے؛ تو ان کی سہولت کے مدِّنظر چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے۔ تاکہ ایسے کاہل حضرات اسلام سے محروم نہ رہیں۔ پھر ان رسائل کو یکجا جمع کر کے جناب محمد مختار احمد اویسی نے رسائلِ اویسیہ کی کئی جلدیں شائع کی ہیں۔ ضخیم کتاب پڑھنے والے وہ رسائل ضرور پڑھیں۔

ان مختصر رسائل میں ایک رسالہ ''حجر وشجر کی سلامی'' بھی ہے۔ اللہ فقیر کی کاوش قبول فرمائے؛ میرے لئے اور ناشر کے لئے توشہء آخرت اور ناظرین کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے

آمین۔

عقیدہ

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اَحجار و اَشجار وغیرہ میں ان کے لائق عقل و شعور ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور نبی کریم علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ چند شواہد حاضر ہیں۔

حجر و شجر کی گواہی

۱۔ حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَمَّا اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیَّ جَعَلْتُ لَا اَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرَ اِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہتا (خصائص کبری جلد۲ ص۲۴۷)

۲۔ حضرتِ براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت سے نوازا؛ تو اس زمانہ میں جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاءِ حاجت کے لئے باہر جاتے تو آبادی سے بہت دور نکل جاتے۔ فَلَا یَمُرُّ بِشَجَرٍ وَلَا حَجَرٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَانَ یَلْتَفِتُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ وَ خَلْفِہٖ فَلَا یَرٰی اَحَدًا۔ آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص کبری ۲۴۵)

فائدہ: علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

نیز روایت میں ہے کہ آپ ان کو وَعَلَیْکَ السَّلَام کہہ کر جواب دیتے

(ابونعیم وسیرت حلبیہ ص۳۶۱ ج۱)

۳۔ حجرِ اسود کا صلوٰۃ وسلام۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْآنَ

(طبرانی شریف ص۶۲)

ترجمہ۔ میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا؛ اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

فائدہ: اس پتھر سے مراد محدثین ومفسرین رحمہم اللہ کے نزدیک **حجرِ اسود** ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "حجرِ اسود بھی غلام احمدِ مجتبیٰ"

فائدہ: شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعضے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر برآنند کہ آں حجر یست کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت ست در طریق بیت خدیجہ یزار و یتبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متوارث آمدہ از اہل مکہ خلفاً عن سلف و آں کوچہ رازقاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ وہ پتھر **حجرِ اسود** ہے۔ اکثر کہتے ہیں کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اہلِ مکہ خلفاً سلفاً اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کو **زقاق الحجر** کہتے ہیں۔

فائدہ: افسوس کہ نجدیوں نے اس مبارک پتھر کو مٹا دیا ہے۔

۳۔ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی گواہی:

حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خدا، مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ (مشكوة المصابيح ج ۲ باب فى المعجزات)

میں (حضرتِ علی) مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا؛ تو ہم مکہ کے کچھ اطراف میں گئے۔ مکہ کے جس پہاڑ اور درخت کے پاس سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ گزرتے تو وہ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" کہتا

فائدہ: یہ اُس حدیث پاک کی توثیق ہے جس میں فرمایا کہ "سوائے سرکش انسانوں اور جنات کے ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں"۔

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے ۔

۴۔ نبی علیہ السلام کو پتھر کی سلامی۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا؛ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیند فرمائی۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ فَجَائَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ذَكَرْتُ لَهٗ. فَقَالَ هِیَ شَجَرَةٌ اِسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِیْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَذِنَ لَهَا

(مشکوۃالمصابیح جلد ۲ باب المعجزات)

ترجمہ۔ پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا؛ اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔ پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے؛ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس درخت نے

اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اجازت مرحمت فرمائی۔

فائدہ: دراصل یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے؛ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاشعور درخت کو اتنی بڑی طاقت بخشی کہ اس نے آپ علیہ السلام پر سلام بھیجا۔

۵۔ حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے؛ تو انہوں نے وہاں پہ قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا تو وہ راہب ان کے پاس آیا۔

فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ

ترجمہ۔ پس اس نے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا؛ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں؛ یہ رب العالمین کے رسول ہیں؛ اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر معبوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں نے اس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کیا ہے؟ تو کہنے لگا جب تم پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر نہیں تھا کہ جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو؛ اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ اور میں آپ کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

۶۔ بادل نے سایہ کیا۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا اور انکے لئے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ (تو آپ پر بادل سایہ کر رہا تھا)۔ جب قریب پہنچے؛ تو دیکھا کہ قوم درخت

کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔آپ بھی بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا تو راہب نے ان سے کہا:

اُنۡظُرُوۡا اِلٰی فَیۡءِ الشَّجَرَۃِ مَالَ عَلَیۡهِ

ترجمہ۔ دیکھو درخت کے سایہ کی طرف وہ آپ کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے؟ قریش نے کہا "ابو طالب"، راہب نے قسمیں کھا کر ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس بھیج دو ۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ بابٌ فی المعجزات)

فائدہ: راہب نے حضور علیہ السلام کی علامات آسمانی کتب میں دیکھ رکھی تھیں۔

حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَيْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

ترجمہ۔درخت بھی آپ علیہ السلام کے حکم پر بغیر پاؤں کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں

۷۔دوڑنے والا درخت: قاضی عیاض علیہ الرحمتہ نے کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" ص ۱۵۶ ج ا میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آلهٖ وسلم يَدْعُوْكَ

ترجمہ۔اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا؛ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔پھر زمین کو کھودتا ہوا اور اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا؛ اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (اے اللہ کے رسول آپ پہ سلام ہو) اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی

جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اس جگہ پر چلا گیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔اعرابی نے عرض کیا۔ اِئْذَنْ لِیْ اَسْجُدْلَكَ (مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں) تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ بعد ازیں اس نے عرض کیا:

اِئْذَنْ لِیْ اَنْ اُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاَذِنَ لَهٗ

ترجمہ۔ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں۔تو ہادیِ سُبُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔

۸۔سنگریزے بھی گواہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمدِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہِ اقدس میں یمن سے ایک وفد حاضر ہوا۔اور عرض کیا اَبَيْتَ اللَّعْنَ (آپ لعنت سے دور رہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں۔ میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔تو انہوں نے عرض کیا اے ابو القاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔تو رسولِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دستِ مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مٹھی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں (جو کہ بے جان ہیں) میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فَسَبَّحْنَ فِیْ يَدِهٖ وَ قُلْنَ نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔(جواہر البحار)

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے:

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں چرچا تمہارا
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

۹۔ کیکر بھی گواہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآلہٖ وسلم فِیْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ فَلَمَّا دَنٰی قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلى الله عليه وآلہٖ وسلم تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ۔ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں سفر میں تھے؛ کہ ایک اعرابی سامنے آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا ”تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس ﷺ کے رسول ہیں“

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کی کون گواہی دیتا ہے۔قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ (آپ نے فرمایا۔یہ کیکر اس بات کی گواہی دے گا)

فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلى الله عليه وآلہٖ وسلم وَهُوَ بِشَاطِیءِ الْوَادِیْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰی قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا اَنَّهٗ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِهَا (مشکوۃ المصابیح جلد۲ بابٌ فی المعجزات)

ترجمہ۔ اس درخت (کیکر) کو بلایا۔حالانکہ آپ وادی کے کنارے پر تھے۔پس وہ زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب

فرمائی؛ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی۔جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے۔پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا تھا۔

۱۰۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا

هَلْ رَاَيْتَ قَبْلَ الْاِسْلَامِ شَيْئًا مِّنْ دَلَائِلِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآلہٖ وسلم ؟

ترجمہ۔کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِیْ ظِلِّ شَجَرَةٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ تَدَلّٰی بِیْ غُصْنٌ مِّنْ اَغْصَانِهَا حَتّٰی صَارَ عَلٰی رَاْسِیْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَقُوْلُ مَاهٰذَا؟ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ الشَّجَرَةِ هٰذَا النَّبِیُّ يَخْرُجُ فِیْ وَقْتِ كَذَا وَكَذَا فَكُنْ اَنْتَ مِنْ اَسْعَدِ النَّاسِ بِهٖ (مشکوۃ المصابیح جلد۲ بابٌ فی المعجزات)

ترجمہ۔میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا۔کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آ گئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آ گئی۔تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں وقت پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند لوگوں میں سے ہو جائیں۔

۱۱۔ کھجور کا گچھہ بھی گواہ

حضور پر نور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کی؛ کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآلہٖ وسلم فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِيِّ صلى الله عليه وآلہٖ وسلم ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ (مشکوۃ المصابیح جلد۲ بابٌ فی المعجزات)

ترجمہ۔ اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے گر کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

۱۲۔ درختوں کی خدمت گزاری

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سیر کی۔ یہاں تک کہ ہم ایک فراخ وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس وادی کے کنارے دو درخت دیکھے؛ آپ نے دو میں سے ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا "اللہ کے اذن سے میری فرمانبرداری کر" اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ "اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر مل جاؤ" پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس امرِ عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں۔ اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں؛ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تنے پر قائم ہے۔ (صحیح مسلم شریف و مشکوٰۃ المصابیح جلد۲ بابٌ فی المعجزات)

۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ منورہ کے بعض باغات میں جا رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی:

هٰذَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ وَ هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْاَوْلِيَاءِ وَاَبُوالْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ۔

ترجمہ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے سردار ہیں؛ اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اولیاء کے سردار اور آئمہ طاہرین کے اَبِ امجد ہیں۔ جب دوسرے درخت سے گزرے اس سے آواز آئی:

هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوبِ خدا ہیں اور یہ علی تلوارِ خدا ہیں۔

حضور علیہ السلام اس (باغ) کو صیحانی کہتے ہیں (کیونکہ لغت میں صیحہ بمعنی آواز ہے) یا اسی باغ کے تمام کا نام صیحانی ہے۔ ہمارے دور میں بھی یہ جگہ صیحانی کے نام سے معروف و مشہور ہے۔

(جذب القلوب)

۱۴: دیوار کا آمین کہنا

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ انہوں نے جواب دیا وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیسے کی؟ انہوں نے عرض کیا۔ الحمدللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور یوں دُعا فرمائی "اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں اور میری معیت ہیں تو ان کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپالیا ہے" اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔ (دلائل النبوۃ)

۱۵۔ غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجاء:

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدثِ دہلوی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ الْقَوِيُّ نے روایت درج فرمائی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے۔ تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ

سے نیچے تشریف لے جایئے؛ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں گے اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر تشریف لے آئیں (وفاء الوفاء)

۱۶۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر:

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید الانبیاء محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت میں شام کو گئے تو اس وقت آپ **علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم** بیس برس کے تھے۔ تجارت کا سفر تھا۔ دورانِ سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں ایک درخت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بحیرا تھا۔ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ درخت کے نیچے جو بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے رفیق ہیں۔ بحیرا نے کہا:

وَاللّٰہِ ھٰذَا نَبِیٌّ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّھَا بَعْدَ عِیْسٰی اِلَّا مُحَمَّدٌ صلی الله علیه وآله وسلم۔

ترجمہ۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا۔

اس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم **علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم** کے بارے میں عظمت مزید جاگزین ہوگئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی۔ (مواہب الدنیہ)

۱۷۔سات کنکریاں:

طبرانی واوسط وغیرہ میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے رونق افروز تھے؛ کہ اتفاقاً میں حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ کے قریب بیٹھ گیا۔ اس کے بعد صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ آئے؛ اور سلام کر کے بیٹھ گئے؛ ان کے بعد حضرت فاروقِ اعظم آئے وہ بھی سلام کر کے بیٹھ گئے؛ ان کے بعد حضرت؛ عثمان آئے وہ سلام کر کے بیٹھ گئے؛ اس وقت آپ کے سامنے سات کنکریاں تھیں۔ آپ نے انہیں اپنی ہتھیلی مبارک پر رکھا تو وہ **سبحان الله ، سبحان الله** کہنے لگیں۔ یہاں تک کہ ان کی بھنبھناہٹ شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی سنی گئی۔ اس کے بعد ان کو صدیقِ اکبر نے اپنے ہاتھ پر رکھا تو وہ چپ ہوگئیں؛ آپ نے لیکر فاروقِ اعظم کے ہاتھ پر رکھ دیں وہ فوراً **سبحان الله ، سبحان الله** کہنے لگیں۔ حتیٰ کہ میں نے ان کی بھنبھناہٹ شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ سنی۔ اس کے بعد فاروقِ اعظم

نے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر زمین پر رکھ دیں تو وہ ساکت (خاموش) ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا نام خلافتِ نبوت ہے۔

۱۸۔ابوجہل کے سنگریزے

ابوجہل جو اسلام کا سخت ترین دشمن تھا؛ ایک دفعہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آیا اور اعتراض کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر واقعی تو خدا کا رسول ہے اور سچا ہے تو بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوجہل جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ خود کہے کہ میں کیا ہوں یا میں بتاؤں کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ ابوجہل نے کہا اچھا جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے وہ خود کہے کہ میں فلاں چیز ہوں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوجہل تیرے ہاتھ میں پتھر کے چھ کنکر ہیں اب تو ان کنکروں سے الگ الگ خدا کی تسبیح سن۔ ابوجہل کی مٹھی میں سنگریزوں نے بلاتوقف کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا۔ ابوجہل نے یونہی سنگریزوں سے کلمہ شہادت سنا تو غصے میں آکر انہیں فوراً زمین پر پھینک دیا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگا کنکریوں کا کلمہ پڑھنا جادو کے بغیر نہیں ہے۔ تیرے جیسا کوئی دوسرا جادوگر نہیں ہے۔ تو دراصل جادوگروں کا بادشاہ ہے۔ ابوجہل اسی معجزے کو دیکھ کر غصے میں جل گیا اور سیدھا گھر کی طرف چل دیا۔ وہ باوجود ایک کھلی حقیقت دیکھنے کے گمراہی اور جہالت کے گڑھے سے نہ نکل سکا۔ وہ کفر اور گمراہی کے اندھیرے کنویں سے نہ نکل سکا۔ (مثنوی شریف از مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ)

فوائد: معجزہ مذکورہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

فائدہ نمبر۱: وہ لوگ جو کفر اور ضلالت کے گڑھے میں جا گرتے ہیں وہاں سے ان کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ خدا کی واضح حقیقتوں کو دیکھنے کے باوجود صحیح راستہ اختیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے کیونکہ جن کے ازل سے تالے بند ہوں انہیں کون کھولے؟

فائدہ نمبر۲: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کے جملہ حالات سے واقف ہیں؛ اس لئے کہ ابوجہل نے جو کاروائی چھپ کر کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخفی نہ تھی۔ اسی کو ہم ''علمِ غیب'' سے تعبیر کرتے ہیں۔

فائدہ نمبر۳: وہ امور جو امکان سے باہر ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اختیار بخشتا ہے۔اسی لئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باذن وعطاءِ الٰہی "مختارِ کل" مانتے ہیں۔

فائدہ نمبر۴: ابوجہل جیسا کمبخت بھی سمجھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہوتا ہے جو غیبی امور کو منجانب اللہ جانے۔تبھی تو کہا اگر رسول چیست در دستم نہاں الخ لیکن وہ بد بخت ابوجہل سے بدتر نہ ہوگا جو مسلمان کہلوانے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منجانب اللہ غیب جاننے کا نہ صرف انکار کرے بلکہ شرک کا فتویٰ جڑ دے؟

فائدہ نمبر۵: ہمارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتِ شان کا کیا کہنا؛ کہ بے جان کنکریاں بھی جانتی ہیں کہ آپ حبیبِ کبریا ورسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

فائدہ نمبر۶: ابوجہل کو کنکریوں سے مل جل کر کلمہ کے جہر سے غصہ آیا۔تو معلوم ہوا آج بھی حلقہ ذکر اور ذکر بالجہر سے وہی گھبراتا ہے،جس کا ابوجہل سے معنا رشتہ ہے۔

فائدہ نمبر۷: معجزات تمام انبیاء علیہم السلام کے برحق اور عظمتِ شان پر مبنی ہیں۔جیسے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے اعظم واعلیٰ اور بے نظیر ہیں ایسے ہی آپ کے معجزات دیکھئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان اَجسام کو زندہ فرماتے جن کی روحیں پہلے تھیں؛لیکن ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کمال دکھایا کہ جن کی روحیں نہیں تھیں انہیں ازسرِنو جانیں بخشیں۔

فائدہ نمبر۸: ابوجہل کی پارٹی معجزات دیکھ کر معجزات کا انکار کرتی۔آج والے صراحۃً معجزات کا انکار نہیں کرتے،لیکن کہہ دیتے ہیں کہ یہ روایت "موضوع" یا یہ حدیث "ضعیف" ہے۔آزما کر دیکھئے۔

(صدائے نوی شرح مثنوی ملخصاً)

فائدہ: ان جیسے معجزات فقیر نے اپنی تصنیف **المبشرات فی المعجزات** میں جمع کردیے ہیں۔یہاں بقدرِ ضرورت عرض کردیئے ہیں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۴ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

ہماری دیگر مطبوعات

- تفسیر فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان
- عربی تفسیر فضل المنان
- الفیض الجاری فی شرح صحیح البخاری
- حدائق بخشش 13 جلدیں
- رسائل اویسیہ اول تا ششم
- احوال آخرت
- حیرت انگیز واقعات
- جامع کمالات سید المرسلین
- کشکول اویسی
- اویسی کا سفرنامہ انگلینڈ و حجاز
- ہدایۃ النحو
- جہنم سے بچانے والے اعمال
- جدید مسائل کے شرعی احکام
- ڈش اور کیبل کی تباہ کاریاں
- غم ٹال وظیفے
- مدینہ کے اہم واقعات اور مشہور مقامات
- لاعلمی میں علم
- علامات قیامت
- کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
- فضائل سیدنا صدیق اکبر از کتب شیعہ
- امام حسین و یزید
- بدعات المسجد
- بدعات حسنہ کا ثبوت
- بچپن حضور کا
- اذان بلال
- راہ حق
- غوث اعظم سید ہیں
- فضائل فاطمۃ الزہراء
- علم المناظرہ مع اصول مناظرہ
- زور سے آمین کہنا کیسا؟
- حضرت عثمان کو برا کہنے والا کون
- امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات
- جوانی کی بربادی
- حضور کا مردے زندہ کرنا
- تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
- ثبوت تبرکات
- اصلی اور نقلی پیر میں فرق

ناشر

سیرانی کُتب خانہ

ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور موبائل: 0321-6820890